## سوال

میری عمر30 سال ہے۔ میں نمازیں پڑھتا ہوں، لیکن پابندی نہیں کرتا۔ میں اپنی نمازیں مکمل کرنا چاہتا ہوں، اس کا کیا طریقہ ہے اور کتنے سال کی نمازیں پڑھنا ہوں گی؟

## جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز اسلام کا دوسرا اہم ترین رکن ہے۔ جس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ روزانہ پانچ مرتبہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے چھوڑنے پر سخت ترین وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت نماز کے بارے میں ہی کی تھی۔ انسان سے روز قیامت سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ. (صحیح مسلم، الإیمان: 82).

یقیناً آدمی اور شرک، کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. (سنن ترمذي، الإيمان: 2622) (صحیح).

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نماز کے علاوہ کسی عمل کے نہ کرنے پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے تھے۔

1. عبادات میں نماز وہ واحد عمل ہے جس کو کسی بھی حالت میں چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ چاہے انسان کے ہاتھ، پاؤں یا پورا جسم بھی حرکت نہ کرتا ہو، نماز پڑھنا لازم ہے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی، میں نے نبی ﷺ سے نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا:

صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ (صحیح البخاری، تقصیر الصلاۃ: 1117)

کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ادا کرو، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔

1. آپ نے جان بوجھ کر سستی کرتے ہوئے نمازیں چھوڑی ہیں۔ یہ جرم انتہائی سنگین ہے۔ یہ زنا، چوری وغیرہ تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ آپ پر واجب ہے کہ اس جرم سے توبہ کریں، اپنے کیے پر پشیمان ہوں اور نماز پابندی کے ساتھ ادا کریں اور عزم کریں کہ آئندہ کوئی بھی نماز بھی ترک نہیں کریں گے۔

2. آپ نے جو نمازیں چھوڑ دی ہیں، ان کی قضائی نہیں ہے، بلکہ آپ پر لازم ہے کہ اللہ تعالی سے سچی اور پکی توبہ کریں اور استغفار کریں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ (طہ: 82)

اور بے شک میں یقینا اس کو بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر سیدھے راستے پر چلے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (سنن ابن ماجہ، الزہد: 4250) (صحیح).

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہو جاتا ہے جیسا اس کا کوئی گناہ تھا ہی نہیں۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی